غدار پاکستان

ڈاکٹر عبدالسلام کے نظریات

سرفراز جبرئیلی

۱۷ر دسمبر ۱۹۹۶ء کو روزنامہ "خبریں" لاہور' میں "ڈاکٹر عبدالسلام ایک موحد سائنس دان" کے عنوان سے مبشر مجید باجوہ کا ایک کالم شائع ہوا' جس کے ذریعے قارئین کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ صرف ڈاکٹر عبدالسلام کا Unification کا نظریہ ہی سائنس کے ذریعے وحدانیت کے ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اس سے پہلے کوئی شخص بھی ارتقاء کے اس مقام تک نہیں پہنچا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ ڈارون تھیوری کے مطابق سب بندر اور لنگور ہی تھے۔ اس سے چند روز پہلے ۱۴ر دسمبر ۱۹۹۶ء "ڈاکٹر عبدالسلام کون تھا؟" کے عنوان سے محمد ارشد مدنی کا ایک کالم بھی شائع ہوچکا ہے' جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتا تھا اور قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتا تھا۔

اگر وہ قادیانیت کے ذریعے وحدانیت کی تبلیغ کرنا چاہتا تھا تو یہ وحدانیت تو سکھوں میں بھی ہے' جو اس سے لاکھ درجے بہتر شکل میں ہے۔ کیونکہ بابا گورونانک نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ صوفی ازم کی حد تک ہی وحدانیت کا پیغام دیا۔ مرزا غلام احمد کو نبی ماننے کے علاوہ قادیانیوں کے ہاں صوفی ازم سے اجتناب کی تلقین کی جاتی ہے۔ چنانچہ اب کس کی وحدانیت کو صحیح سمجھا جائے۔ یعنی سکھوں یا ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعے قادیانیوں کی۔ جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے' یہ بات آہستہ آہستہ ثابت ہو رہی ہے کہ وہ اکثر دوسروں کی کم علمی کا فائدہ اٹھا کر انہیں قادیانی بناتے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے اپنی ہر چیز انگریزی اور دوسری کتابوں سے مستعار لی ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر ہولگر کرسٹن کی لکھی ہوئی ایک کتاب "جیسس لیوڈ ان انڈیا" جو حیدر علی مولجی طہٰ- ۱۰۶ عالمگیر روڈ شرف آباد کراچی کی دوبارہ اشاعت ہے' اس وقت بھی میرے پاس رکھی ہوئی ہے لیکن قادیانیوں نے اس کا تھوڑا تھوڑا ترجمہ مار کر "یسوع مسیح

ہندوستان میں" لکھ ڈالی اور اسے مرزا صاحب کا الہام قرار دیا۔ یعنی یہ بات مرزا صاحب کو الہامی طور پر معلوم ہوئی کہ یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے' یعنی یسوع مسیح کی روح مرزا صاحب کی شکل میں دوبارہ ظہور پذیر ہوئی۔ (نعوذ باللہ) مرزا صاحب کے اپنے اوپر کوئی وحی نہیں آئی اور انہوں نے قرآن مجید فرقان حمید کو ہی اپنے حق میں نیشنلائز کر لیا۔ گویا یہ کتاب ان پر نازل ہوئی تھی۔ (نعوذ باللہ)

یہ ان دنوں کی بات ہے' جب میں کراچی کی ایک کمپنی میں بطور سیلز انجینئر کام کرتا تھا۔ کاروبار کے سلسلے میں میرا رابطہ سیکورٹی پیپرز لمیٹڈ کے ایک قادیانی انجینئر سے بھی تھا' جو ڈرگ کالونی نمبر ۳ میں میرے قریب ہی رہتا تھا۔ اکثر چائے کے ایک ہوٹل پر ملاقات رہتی تھی۔ میں اسے کوئی نیا سسٹم چلانے کے لیے مناسب الیکٹریکل سرکٹ سمجھایا کرتا تھا' کبھی کبھی مذہب پر بھی بات ہو جاتی تھی۔ ایک دن میں نے اس سے کہا کہ میں نے ایک انگریز مصنف کی کتاب پڑھی ہے' جس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہیں کیا لیکن اس کے نظریات مرزا صاحب سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ پہلے تو وہ اس بات پر بہت خوش ہوا لیکن جب میں نے کہا کہ مذکورہ مصنف مرزا صاحب سے بہت پہلے ہوا ہے تو اس کا منہ لٹک گیا۔ یہ باتیں میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ مرزا غلام احمد سمیت قادیانیوں کی زیادہ تر باتیں انگریزوں اور دوسری یورپی قوموں سے مستعار لی ہوتی ہیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ قادیانی دوسروں کے لیے جو باتیں ناممکن گردانتے ہیں' ان کے اپنے رہنماؤں سے متعلق وہی ممکن بلکہ یقیناً بن جاتی ہیں اور ان کے مذہب کی تخلیق دوسروں کے مستعار لیے ہوئے نظریات کے ڈبے جوڑ کر ہی کی ہوتی ہے۔ ان کے پاس اپنا کوئی نیا پیغام نہیں ہوتا۔ ان سے تو بہاءاللہ ہی بہتر تھا' جس کے پاس نئے پیغامات تھے' مثلاً اس نے سود کو جائز قرار دے دیا۔ قادیانی قرآن کو مانتے ہیں لیکن سودی کاروبار میں شاید یہودیوں سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔ یہ ہے وحدانیت کا پیغام جو اب وہ ہمیں نئے طریقے سے یعنی ڈاکٹر عبدالسلام کی سائنس کے ذریعے دینا چاہتے ہیں۔

یہ لوگ دوسروں کو بندر اور لنگور سمجھتے ہیں یعنی بقول ڈارون وہ ابھی ارتقاء کے اس مقام پر نہیں پہنچے جہاں قادیانی پہنچے ہوئے ہیں۔ اس قسم کی سوچ نازیوں کی بھی تھی لیکن بالآخر انہیں دوسری اقوام کے ہاتھوں شکست کھانا پڑی۔ تاج برطانیہ کے اوپر بیان کردہ اعزازات دیکھنے میں پرکشش نظر آتے ہیں' لیکن اب تک قارئین کو پتہ لگ چکا ہوگا یا لگ جائے گا کہ انہیں حاصل کرنے کے لیے تاج برطانیہ کے روبرو ناک سے لکیریں بھی نکالنی

پڑتی تھیں۔ اگر یہ لوگ ایک طرف ناک سے لکیریں نکال کر آئے ہوتے ہیں تو دوسری طرف لوگوں کی چھاتی پر بھی نہ چڑھیں۔ اوپر بیان کردہ حالات کے مدنظر ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی ایک ڈپلومیٹک سطح کا مراعات یافتہ تھیوریٹیکل سائنس دان تو کہا جا سکتا ہے' لیکن وہ موجد کسی چیز کا بھی نہیں تھا۔ ہم نے آج تک کوئی ریل گاڑی' ہوائی جہاز' کار یا ٹیلی ویژن وغیرہ ڈاکٹر عبدالسلام کے بنائے ہوئے نہیں دیکھے؟ Unification یعنی میگنیٹک' الیکٹرو سٹیٹک' ثقل' نیوکلیئر یا دیگر فورسز آف نیچر کو ایک سپر اسٹرکچر میں فٹ کرنے کا نظریہ بھی آئن شائن کا ہے' ڈاکٹر عبدالسلام کا نہیں۔ (حوالہ کتاب "کائنات اور ڈاکٹر آئن شائن" مصنفہ لنکن بارنٹ' ترجمہ میجر آفتاب احمد' پبلشر شیخ غلام علی اینڈ سنز' کراچی' لاہور اصل انگریزی) موخر الذکر نے اسے بھی آئن شائن کے نظریئے سے مستعار لیا ہے جو کہ قادیانیوں کی پرانی عادات ہے۔ اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

انجینئری نہ آئے تو ایجاد کیا کریں
قائم عروج قوم کی بنیاد کیا کریں
خامے سے کام لیتے ہیں بیکار عقل ہے
یا ترجمہ ہے یا پھر کتابوں کی نقل ہے

ڈپلومیٹک بنیاد پر کسی شخص کو پروجیکٹ کرنے کی مثالیں اور بھی ہیں جیسا کہ ایک مفلوج شخص اسٹیفن ہاکنز کا دل خوش کرنے کے لیے اسے ایک اونچے درجے کا سائنس دان قرار دے دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے منسوب کائنات کے تمام نظریات پہلے سے موجود ہیں' اگر کوئی نئی بات ہے تو وہ دلائل پر کمزور ہے۔ ایک مفلوج ہیئت دان کیپلر پہلے بھی ہو گزرا ہے لیکن اس کا تحقیقی کام ازخود تھا اور حیرت انگیز تھا۔ اسٹیفن ہاکنز کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے منسوب کام اس کا اپنا ہے بھی یا نہیں۔ اگر ہے بھی' تب بھی یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے اندھوں کے کسی اسکول میں سویٹر وغیرہ بازار سے خرید کر لٹکا دیئے جاتے ہیں اور ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ اندھوں نے بنائے ہیں۔ اگرچہ کچھ اندھے حیرت انگیز طور پر ایسے کام کر بھی لیتے ہیں لیکن جو کام دکھایا جاتا ہے وہ سب کا سب اندھوں کا کیا ہوا نہیں ہوتا۔

جہاں تک ڈاکٹر عبدالسلام کے نظریہ Unification کا تعلق ہے' تو عرض ہے کہ ایسے نظریے ان سے پہلے کے سائنس دانوں مثلاً نیوٹن اور آئن شائن کے

علاوہ قدیم مسلمان سائنس دانوں کے بھی ہیں۔ قادیانی' ڈاکٹر عبدالسلام کے علاوہ دوسروں کو ڈارون تھیوری کے بندر اور لنگور وغیرہ نہ سمجھیں۔ آئن شائن کا وحدانیت سے اپنا ایک نظریہ لارجر سٹور ہاؤس آف وزڈم تھا لیکن وہ اسلام کے وحدانیت کے تصور سے بہت مختلف تھا۔ تو جناب اگر وحدانیت بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے' یعنی آئن شائن کی' سکھوں کی' قادیانیوں کی اور مسلمانوں کی تو پھر ان میں سے کس وحدانیت کو اختیار کیا جائے؟